آئینہ کتاب

کتاب کا نام:۔ میلاد و جلوس کی شرعی حیثیت

مؤلف کتاب:۔ مفتی محمد مقصود عالم فرحت ضیائی

زیر اشاعت:۔ علماء اصحاب ﷺ

الناشر:۔ میلاد کمیٹی ہاسپیٹ

سن اشاعت:۔ ۱۲/ربیع الاول ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۴/دسمبر ۲۰۱۵ء

بموقع:۔ میلاد و جلوس کا ۲۵/رواں سیلور جبلی

تعداد اشاعت:۔ ۵۰۰۰/ہزار کاپی

کمپوزنگ:۔ حافظ محمد عامر احمد قادری ہمر دار محلہ ہاسپیٹ

انگریزی زبان میں تبدیلی:۔ محمد زبید رضوی، چونگی ہاسپیٹ

پروف ریڈنگ:۔ نورانی اسکرینس، لیس، آر نگر ہاسپیٹ

تعداد صفحات:۔ تقریباً پچاس

فہرست مضامین

ازرشحاتِ قلم:- علامہ محمد اسماعیل صاحب رفاعی ہاسپیٹ ۔

ربیع النور کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس کے مقدس تاریخ ۱۲ کے آغوشِ محبت میں پیر کے دن جانِ کائنات، رحمتِ عالم، سیدالانس والجن، امام الانبیاء، ہادیِ اعظم، نورِ مجسم، انسان کامل فخرِ آدم، دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل، عالم الاولین والآخرین، حبیب کبریا حضرت عبد المطلب کی آنکھوں کے نور، حضرت عبداللہ کے دلوں کے سرور، حضرت آمنہ کے جگر پارے حضرت حلیمہ کے راج دلارے ابوطالب کے ماہپارے سرزمین عرب وادی مکہ پر جلوہ بار ہوئے یعنی ۱۲ ربیع الاول پیر کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی ۔ اس آمدِ نور کے صدقے اِس سال کا نام سنۃ الفتح والابتہاج رکھا گیا، واضح ہوگیا کہ اس مہینہ کو نسبت غیب داں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے ہے، جس کی بدولت کائنات ارضی وسماوی کا وجود ہے توحید، رسالت، قرآن اور ایمان بلکہ سارے امورِ اسلامیہ انہیں کے طفیل ملے ہیں، ثابت ہوا کہ وہ اصل ہیں اور جہانِ ہست وبود کا ہر ذرہ اس کی فرع ہے اصل کو فرع پر افضلیت حاصل ہوتی ہے جیسے بیٹے پر باپ کو فوقیت حاصل ہے باپ رتبے میں بیٹے سے برتر واعلی ہوتا ہے اسلئے تو کہا جاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم افضل الخلق ہیں خیرالبشر ہیں تو جس ماہ مقدس میں آپ کی تشریف آوری ہوئی وہ بھی افضل الشھور قرار پائے گا اس کو مہینوں کی اصل کہا جائے گا اہل ایمان واسلام پر لازم ہوگا کہ وہ اس ماہِ مبین کو اپنی حیات کا حصہ بنالیں اور اس مبارک مہینہ کی آمد پر فرحت وانبساط اور مسرت وشادمانی کا اظہار کریں سنت الٰہیہ کی یاد تازہ کرکے رب کی رضا حاصل کرلیں اور رب کی نعمتوں کے حصول کے مستحق بن جائیں رب قدیر نے اس ماہ مبارک میں رحمتوں، برکتوں کے سارے دروازے کھول دیئے، ہر چہار سمت ہریالیاں تھیں، ملائکہ جلوس کی شکل میں اتر پڑے تھے، صلاۃ وسلام کی صدائیں گونج اٹھی تھیں، جبرئیل امین نے تین جھنڈے نصب کردیے تھے، ہر جانب نورانیت کی برسات ہورہی تھی، جس کے باعث فتح وابتہاج اس سال کا نام ہوگیا تھا تاریخ نے اس کو اپنے دامن حیات میں محفوظ کرلیا اسی تاریخی یادگار کی یاد تازہ کرنے کا نام جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اس کا تسلسل منفرد انداز میں دورِ اول سے آج تک جاری ہے اور انشاءاللہ قیامت تک جاری رہیگا، سرزمینِ ہاسپیٹ کے خوش عقیدہ مسلمانوں کے قلوب میں بھی عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے انگڑائیاں لیں، حرارت ایمانی کے سمندر میں جوش آیا اور ۱۹۹۲ء میں میلاد کمیٹی تشکیل پائی اس کمیٹی کی نگرانی میں بڑے جوش وجذبے کے ساتھ عظیم الشان پیمانے پر جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انعقاد کی شروعات ہوئی، ۲۶ راگست ۱۹۹۲ء کو عشاقانِ نبوت ورسالت کا تاریخ ساز جلوس نکلا شب میں میلاد النبی کانفرنس کے بارونق اجلاس سے خطباء نے میلاد کے موضوع پر ضیاباریاں کیں اس سے ایک روز قبل لنگر عام کا انتظام رہا اس سال جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پچیس سال ہونے جارہا ہے اہلِ کمیٹی نے سیلور جبلی منانے کا ارادہ کرلیا ہے جس کیلئے اعلیٰ پیمانے پر انصرام وانتظام کئے جارہے ہیں اس موقع پر عید میلاد النبی اور جلوس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے جائز ہونے پر ایک رسالہ کے اجرا کا فیصلہ بھی ہوا ہے مسمّی بہ کتاب میلاد وجلوس کی شرعی حیثیت جلوہ بار ہے جس کی تالیف مفتی محمد مقصود عالم فرحت ضیائی خلیفہ حضور تاج الشریعہ صدرالمدرسین فیضان قادریہ ہاسپیٹ نے کی ہے، میلاد کمیٹی نے ایک تاریخ ساز کارنامہ انجام دیا ہے جسے رہتی دنیا تک فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے، اللہ تعالی کمیٹی کو دارین کی سعادتوں سے بہرہ مند فرمائے آمین ۔

گدائے خانقاہ رفاعیہ

محمد اسماعیل رفاعی

پاسبان خانقاہ رفاعیہ، آثار محلّہ ہاسپیٹ، بلھاری کرناٹک، الہند

﴾میلاد کمیٹی کا لائق تقلید اور قابل تحسین عمل﴿

از رشحات قلم :۔حضرت علامہ حافظ محمد اظہار حسین صاحب نعیمی ، ہاسپیٹ

میلاد کمیٹی کے فرزندان اسلام جشن میلاد النبی بنام سیلور جبلی منانے جارہے ہیں ارکان کمیٹی کا ہر فرد حرارت ایمانی کے جذبات سے لبریز ہے ،اس جشن کو خوبصورت دلکش جاذب نظر بنانے خوب خوب جدو جہد اور محنت کررہے ہیں حقیقت تو یہ ہیکہ ۱۹۹۲ء میں کمیٹی کا وجود ہے اس وقت سے آج تک ارکان کے ہر ہر فرد نے اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے اہل ایمان کو عشق وعرفان کے باران سے سیرب کیا ہے، دیوانگی کے فکر وشعور کا بانکپن جگایا ہے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت والفت ،عقیدت وانسیت اور لگاؤ کی بھینی بھینی خوشبوؤں کے ذریعے مومن کے افکار وانظار، قلوب واذہان کو معطر ومشکبار بنایا ہے، جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر بلاامتیاز امیر وغریب ہر ایک کو کھانا کھلاتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اطعام الطعام پر عمل ہے ،جلوس نکالتے ہیں جو ملائکہ کی یاد دہانی ہے اسلامی عظمت کے پرچم کو ہواؤں میں لہراتے ہیں، گلیوں دکانوں اور مکانوں میں لگاتے ہیں اس طرح رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آمد بہار کی یاد میں ساری فضاؤں کو بقعہ نور بنا کر اپنی غلامی کا ثبوت پیش کرتے ہیں جو سید الملائکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے جھنڈوں کی سنت پہ عمل ہے جس سے ہجرت مدینہ منورہ، فتح مکہ کی یاد بھی تازہ ہوجاتی ہے، سفر معراج کے جلوس کی سنت بھی ادا ہوجاتی ہے ساتھ ہی اغیار تک اسلام کا سرمدی پیغام بھی پہونچ جاتا ہے کہ ۱۲ ربیع الاول بروز دوشنبہ صبح صادق کے وقت انسانیت کا مسیحا، یتیموں کا ملجا، بے کسوں کا ماوی، غریبوں کا غمگسار، بے یاروں کا یار، شفیع المذنبین، رحمۃ اللعالمین ، مختار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس خاکدان گیتی پر جلوہ بار ہوئے ہیں اور تو حید و رسالت اور اسلام کی نورانیت سے جہان ظلمت کدہ کو نور بار بنایا ہے نونہالان مذہب وملت بھی اس سے آشنائی حاصل کرتے ہیں میلاد کمیٹی کا یہ عظیم کارنامہ آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے ،سیلور جبلی کے موقع پر جہاں بے شمار رعنائیاں ودلکشیاں پیدا کرنے کی کوشش ہے وہیں میلاد وجلوس کی شرعی حیثیت کے نام سے منسوب کتاب شائع کرارہے ہیں یہ کام سونے پر سہاگہ ہے جو ایک تاریخی حیثیت رکھے گا اور آنے والی نسل کو میلاد منانے ، جلوس نکالنے ،نعت خوانی کرنے ، کھانا کھلانے بلکہ شریعت اسلامیہ پر عمل کرنے کی ترغیب دلائیگا اللہ عز وجل ملت کے ان جیالوں ودیگر ملت اسلامیہ کو دارین کی سعادت ابدیہ وازلیہ سے بہرہ مند فرمائے آمین مؤلف کتاب ،عزیزم مفتی محمد مقصود عالم فرحت ضیائی یم ، اے وخلیفہ حضور تاج الشریعہ وصدر المدرسین دار العلوم فیضان قادریہ ہاسپیٹ کے قلم میں مزید تقویت بخشے اس تالیف کو مقبول ہر خاص وعام بنا کر خدا اور رسول کی رضا وخوشنودی کا باعث بنادے، آمین ۔

خاکپائے مفتئ اعظم ہند

محمد اظہار حسین نعیمی

امام وخطیب سرداریہ مسجد سردار محلّہ ہاسپیٹ ، بلہاری، کرناٹک الہند۔

05 ﴾میلاد کی خوشی منانا ایمان کی پہچان ہے﴿

از رشحات قلم:- حضرت علامہ حافظ و قاری محمد ارشاد احمد صاحب رضوی ہاسپیٹ

ولادت پاک کی یاد دہانی محبت کے باعث ہے کیونکہ کسی کا ذکروہی کرتا ہے جس کو اس سے محبت ہوتی ہے عقیدت جتنی زیادہ ہوگی تذکرہ بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا یہ ایک بدیہی بات ہے جس کو سمجھانے کی ضرورت نہیں، ارشاد جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ باپ بیٹے بلکہ سارے آفاق وانفس سے زائد جس دل میں میری محبت نہ ہو وہ مومن نہیں، محبت ایک قلبی کیفیت کا نام ہے جو ایک پوشیدہ چیز ہے اس کا ظہور ذکر و اذکار اور مسرت وشادمانی کے اظہار ہی سے ہوتا ہے جس سے دنیا جان لیتی ہیکہ یہ فلاں کے دیوانے ہیں جو ذکر کی مجلس سجا کر، جلوس نکال کر جھنڈے لہرا کر، اس کے ترانے گا کر اپنی دیوانگی ومستانگی کا اظہار و پرچار کررہے ہیں ثابت ہوگیا کہ میلاد کی خوشی منانا ایمان کی شناخت وعلامت ہے، کتابوں میں آتا ہیکہ ولادت کے وقت ساری کائنات خوشبو سے سرشار ہوئی مگر ابلیس لعین اشکبار تھا اسی روایت کی ترجمانی حکیم الامت مفتی احمد یار خان اشرفی علیہ الرحمہ نے یوں کی ہے

نثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیع الاول!

سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منارہے ہیں!

اول میلاد کا قیام روز ازل ہوا جو آیت میثاق سے ہویدا ہے حضرت آدم سے حضرت عیسیٰ علیہم السلام تک سارے انبیاءنے میلاد کا تذکرہ کیا حقیقت تو یہ ہیکہ کائنات کے وجود کی بنیاد ہی میلاد ہے جو لولاک لما خلقت الافلاک سے روشن ہے حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہجوم میں میلاد کا تذکرہ کیا اور ارشاد فرمایا کہ میری آنکھوں نے آپ سے زیادہ جمیل نہیں دیکھا، دیکھتیں بھی کیسے آپ سے زیادہ حسین کسی عورت نے کوئی بچہ جنا ہی نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے بلکہ آپ نے جیسا چاہا ویسا ہی پیدا کئے گئے اس مجلس خیر کا انعقاد خود پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حضرت حسان رضی اللہ عنہ کیلئے منبر بچھوایا اور اس پر چڑھ کر ذکر میلاد کرنے کا حکم صادر فرمایا حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے جس کی نصرت وتائید اور حمایت کی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے انعام سے بھی نوازا، حضرت حسان نے اپنے اشعار میں فرمایا کہ آپ اجمل ہیں احسن ہیں، کسی عورت نے ایسا حسین وجمیل بچہ نہیں جنا ذرا غور کریں یہ اس حدیث کی ترجمانی ہے جس میں حضرت جبرئیل امین نے تاجدار مدینہ کے سوال پر کہا تھا کہ کائنات کا چپہ چپہ چھان ڈالا مگر تیرے جیسا کا نہ پایا دوسرا جملہ ہیکہ آپ ہر عیب سے پاک ہیں بلکہ آپ نے جیسا چاہا یعنی اپنی پسند ومرضی کے مطابق پیدا کئے گئے ہیں، اس زمانے سے لیکر آج تک میلاد کا سلسلہ جاری ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک جاری رہیگا جشن عید میلاد النبی بنام سیلور جبلی کے موقع سے میلاد کمیٹی کا کتاب مستطاب مسمی بہ میلاد وجلوس کی شرعی حیثیت چھپوا کر شائع کرانا ایک تاریخ ساز کارنامہ ہے اور آنے والی نسل کیلئے ایک قابل تقلید عمل ہے میلاد کمیٹی کے تمام افراد وارکان قابل مبارکباد ہیں اللہ عزوجل اس عظیم شہکار کے صدقے ان لوگوں کے دامن کو گوہر مراد سے بھر دے اور ظاہر وباطن کو نور بار رہنا دے مولف کتاب مفتی محمد مقصود عالم فرحت ضیائی یم اے، خلیفہ حضور تاج الشریعہ وصدر المدرسین فیضان قادریہ ہاسپیٹ نے کتاب مستطاب میں دلائل و براہین کے توسط سے ثابت کردیا کہ دائرہ شریعت میں رہ کر میلاد کا انعقاد کرنا، جلوس نکالنا، بام ودر، گلی کوچہ، مکان ودکان اور سارے ماحول کو جھنڈیوں سے لالہ زار بنانا قمقمے کے ذریعہ فضا ؤں کو نور بار کر دینا اور اس طرح میلاد کی خوشی منانا جائز اور مومن ہونے کی پہچان ہے اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنی رضا کا باعث بنادے، آمین۔

گدائے در حضور تاج الشریعہ

محمد ارشاد احمد رضوی

امام وخطیب درگاہ جامع مسجد ہاسپیٹ، بلہاری، کرناٹک الہند

ارباب میلاد کمیٹی کی میٹنگ دارالعلوم فیضان قادریہ میں منعقد ہوئی انہوں نے بتایا کہ اس سال میلادالنبی وجلوس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا ۲۵ واں سال پورا ہونے جا رہا ہے ہم لوگوں نے طے کرلیا ہیکہ اسکا سلور جبلی منائیں گے اور بڑے عالی شان پیمانے پر منانے کا ارادہ رکھتے ہیں اس لئے مشورے کی ضرورت ہے حضرت علامہ حافظ محمد ارشاد صاحب رضوی وعلامہ محمد اسماعیل صاحب رفاعی وعلامہ محمد اظہار حسین صاحب نعیمی مدظلہم العالیہ وغیرہ نے اثبات جواز میلاد وجلوس پر ایک کتابچہ شائع کرانے کا مشورہ دیا جس کو اہلیان کمیٹی نے پسند کیا اور ترتیب وتالیف کی اجازت دی ان اصحاب ثلثہ نے ہمیں لکھنے کا حکم صادر فرمایا حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بڑی عجلت میں رقم کردیا یہ تینوں قائدین ملت اور ارباب کمیٹی کے ایماء واشارے پر دلائل کا التزام کرتے ہوئے ایک تاریخ ساز رسالہ اہلیان کمیٹی کے حوالے کیا یقیناً میلاد کمیٹی نے ہوسپیٹ کی سرزمین پر اس مقدس اجلاس کا قیام فرما کر رحمت الٰہی اور ثواب دائمی کے مستحق ہوئے ہیں، اہلیان کمیٹی کے ساتھ مذکور اصحاب ثلثہ اور ان کے مصاحبین بھی کارثواب میں برابر کے حقدار رہیں، انہیں حضرات کے مساعیٔ جمیلہ سے یہ کمیٹی ۲۶ راگست ۱۹۹۲ء میں معرض وجود میں آئی اس زمانے سے اس کارخیر کو انجام دیتے رہے اس سال پچیسواں کی تکمیل کررہے ہیں، لائق مبارکباد، قابل صداحترام اور مستحق اجر عظیم ہیں اہلیان کمیٹی جنہوں نے اسلاف کی سنت متواترہ کو زندگی دی اور اس فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مصداق بنے، جس شخص نے مسلمانوں میں کسی نیک طریقے کو ایجاد کیا اس کے بعد اس طریقے پر عمل کیا گیا تو اس طریقے پر عمل کرنے والوں کا اجر بھی اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے اجر میں کمی نہیں ہوگی (مسلم شریف کتاب العلم باب من سن سنۃ حسنۃ ج ۱) اس حدیث کے تحت علامہ نووی شارح مسلم لکھتے ہیں کہ اس باب کی احادیث میں یہ تصریح ہے کہ نیک کاموں کو ایجاد کرنا مستحب ہے، جس شخص نے کسی نیک کام کو ایجاد کیا تو اس کو قیامت تک اس نیکی پر عمل کرنے والوں کا ثواب ملتا رہیگا (شرح مسلم ج ۲ ۳۴۱/) علامہ سنوسی مالکی ودیگر محدثین نے مروجہ محفل میلاد کو اس حدیث کے مصداق بتایا ہے (اکمال الاکمال ج ۷ ۱۰/۱۱) دوسری حدیث ہے جو کسی نیک کام کی طرف لوگوں بلائے جتنے لوگ اس کے بلانے پر آئیں گے سب کے برابر ثواب اسے ملیگا اور ان کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ ہوگی (جامع الترمذی کتاب العلم باب فیمن دعاالی ھدی، سنن ابوداؤد کتاب السنۃ، ابن ماجہ مقدمۃ المولف) میلاد وجلوس، یارسول اللہ کا نعرہ، جھنڈا، درودوسلام، نعت، وعظ، تذکیر، کھانا کھلانا، یہ تمام امور نیک ہیں جن امور کو بجالانے کی دعوت اہلیان میلاد کمیٹی نے دی ہے جب تک اس پر عمل رہیگا اس کا ثواب ان کے جھولی میں بھی جاتا رہیگا البتہ ان کمیٹی والوں پر یہ بھی لازم ہے کہ غیر شرعی امور سے اس مقدس محفل کو پاک رکھنے کی کوشش کریں ورنہ اس کا گناہ ان کے دامن کو بھی داغدار کریگا، اللہ عزوجل امت مسلمہ کو مزید خیر کی توفیق بخشے اور اس رسالہ کو مقبول ہر خاص وعام بنا کر ہر ایک کے حق میں مینارۂ نور وہدایت ثابت کردے۔

خاک پائے تاج الشریعہ

محمد مقصود عالم فرحت ضیائی یم، اے، وکیل وخلیفہ حضور تاج الشریعہ

صدر المدرسین دارالعلوم فیضان قادریہ ہاسپیٹ، بلہاری، کرناٹک، الہند

۱۰ ردسمبر ۲۰۱۵ء مطابق ۱۴۳۷ھ

حضرت علامہ عبدالسمیع رامپوری علیہ الرحمہ مرید وخلیفہ حضور الحاج امداداللہ فاروقی مہاجر مکی علیہ الرحمہ

نبی کی شان وشوکت ہے قیام محفل مولد　　عجب تعظیم حضرت ہے قیام محفل مولد

عبث کہتے ہیں بدعت ہے قیام محفل مولد　　طریق اہل سنت ہے قیام محفل مولد

کھڑے ہوں دست بستہ محفل اقدس میں اے شاغل　　ادب کی خاص ہیئت ہے قیام محفل مولد

ہے اہل علم کی سنت یہ سنت دیکھ شامی میں　　اسی معنی میں سنت ہے قیام محفل مولد

نہ اس میں دفع سنت ہے نہ شرک وکفر وبدعت ہے　　یہ رد شرک وبدعت ہے قیام محفل مولد

خدا کا شکر نعمت ہے نبی کی شان رفعت ہے　　یہ دونوں کی اطاعت ہے قیام محفل مولد

سوا چند آدمی کے دیکھ لو شرق سے مغرب تک　　ہوا مقبول امت ہے قیام محفل مولد

حریم کعبہ اور بیت المقدس اور مدینے میں　　یہ کہتے ہیں سعادت ہے قیام محفل مولد

نہ خوش ہوں مفتیان منع گر عشاق قائم ہیں　　تو قائم تا قیامت ہے قیام محفل مولد

ادب دل میں ثنا لب پر کھڑے ہوں سر وقد اٹھ کر　　عجب یہ ذوق حالت ہے قیام محفل مولد

حصول فیض رحمت ہے نزول خیر وبرکت ہے　　وصول عشق حضرت ہے قیام محفل مولد

اٹھے جب صف بہ صف محفل کھڑا ہو تو بھی اے بے دل
ادب کی خاص صورت ہے قیام محفل مولد

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا جائز ہے اور ایک مستحسن کام ہے، خداوند قدوس کی رحمت کے نزول کا ذریعہ ہے، فیوض و برکات کی برسات کا سبب ہے، دنیوی فلاح و بہبود اور اخروی نجات کا باعث ہے قرآن و احادیث اور آثار صحابہ اس کے جائز ہونے کی شہادت دیتے ہیں، ائمہ و محدثین، فقہاء مفسرین اس عمل کے اچھا اور ثواب کا کام ہونے پر دلائل و براہین پیش کرتے رہے ہیں، اس کے جواز پر بے شمار کتابیں اور فتاوے موجود ہیں اکابرین ملت کا اس پر عمل رہا ہے، دور صحابہ سے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کا دستور و رواج چلا آرہا ہے جس پر تاریخ اسلام شاہد ہے۔

﴿میلاد منانے کے جواز پر قرآن سے ثبوت﴾

اللہ فرماتا ہے، اے محبوب اعلان کر دیجئے کہ اللہ کے فضل و رحمت کے ملنے پر خوشیاں منائیں (سورۃ یونس ر۵۸) اپنے رب کی نعمتوں کا خوب چرچا کرو (والضحیٰ ر۱۱) حضور پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت تمام نعمتوں کی اصل ہے، رب کا فرمان ہے کہ اللہ کا مسلمانوں پر بڑا احسان ہوا کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا (آل عمران ر۱۶۴) احسان عظیم فضل عظیم پر ہوتا ہے واضح ہوگیا کہ اہل ایمان کیلئے سب سے بڑی نعمت، سب سے بڑا فضل وہ دن ہے جس میں حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثنا کی ولادت پاک ہوئی کیونکہ اس کی بدولت اسلام و ارکان اسلام کی ساری بہاریں عطا ہوئیں، نعمتوں کا چرچا کرنا اور اس کے فضل و رحمت کے حصول پر خوشیاں منانے کا حکم قرآن نے دیا ہے، جس سے جان نعمت، روح فضل کی آمد پر خوشیاں منانے اور ان کی ولادت باسعادت کے ذکر جمیل کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے، اللہ فرماتا ہے، ہم نے تمہیں دونوں جہان کیلئے رحمت بنا کر بھیجا (الانبیاء ر۱۰۷) ولادت پاک ہی تو اس رحمت عظمیٰ کے حصول کا باعث بنا ہے اور رحمت کے ملنے پر خوشیاں منانے کا حکم رب قدیر نے دیا ہے تو ثابت ہوگیا کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر مسرت و انبساط اور فرحت و شادمانی کا اظہار کرنا فرمان الٰہیہ پر عمل ہے، ارشاد باری ہے یاد کرو اللہ کی نعمت کو جو تمہیں دی گئی ہے (البقرہ ر۲۳۱) خداوند قدوس کی نعمتوں میں ایک اعلیٰ نعمت مختار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہے اس نعمت کا ذکر کامل طور پر میلاد میں ادا ہوتا ہے، رب کا فرمان ہے، اللہ کی نعمت کو جانتے اور پہچانتے ہیں اس کے بعد اس کا انکار کرتے ہیں (النحل ر۱۶، ۸۳) زجاج اور سدی علیہما الرحمہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ کی نعمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (البحر المحیط ج ۵ ر۵۰۸) کفار عرب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتے تھے مگر معجزات ظاہرہ کو دیکھ کر انکار کرتے تھے یہی حال ان لوگوں کا میلاد کے متعلق ہے کہ جب عشاقان سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت کا انعقاد کر کے محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہیں اور رب کی سب بڑی نعمت کا چرچا کرتے ہیں تو جان کر بھی منکرین اس کا انکار کرتے ہیں، خلاق عالم کا ارشاد ہے، کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے کفر کر کے یا ناشکری کے ذریعے اللہ کی نعمت کو بدل دیا (ابراہیم ر۱۴، ۲۸) اس آیت سے اس بات کا بھی انکشاف ہوگیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لوگوں کے حرکات و سکنات کو بھی دیکھتے تھے، ان کے کالے کرتوت کو جانتے بھی تھے اور اچھی طرح انہیں

پہچانتے بھی تھےاور آج بھی دیکھ رہے ہیں، جان رہے ہیں اور پہچان بھی رہے ہیں کہ راس انکار سے اس کا کیا مطلب ہے اور اس کے دل میں کونسا چور چھپا ہے کہ یہ ساری دلیلیں انہیں کیوں نظر نہیں آتی ہیں، اس آیت کے تحت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ، اللہ کی قسم کہ وہ لوگ یعنی نعمت کو بدلنے والے اور کفرو ناشکری کرنے والے کفار قریش ہیں اور اللہ تعالی کی نعمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (زرقانی شرح مواہب اللدنیہ/۲۲۱) محبان صادق میلاد شریف میں اللہ کی نعمت کا ذکر کرتے ہیں اور اس کی نعمت کی تعریف کر کے اپنے ایمان وعشق میں چار چاند لگاتے ہیں منکرین اس نعمت کی اہانت کے ساتھ بدلنے والے ہیں، رب فرماتا ہے اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو (النحل/۱۶، ۱۱۴) اللہ کی نعمت کا شکر بجالانا واجب ہے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ کی نعمت کا تذکرہ کرنا شکر ہے اور اس کا انکار کرنا کفر ہے (مسند احمد بن حنبل شعب الایمان فصل فی المکافاۃ بالصنائع، معالم التنزیل ج ۸/ ۴۵۸) ان آیات سے روشن ہوا کہ معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی نعمت ورحمت ہیں اولاد آدم کو یہ نعمت ۱۲/ ربیع الاول پیر کے روز عامۃ الفیل میں عطا ہوئی، اس نعمت کا ذکر جمیل اور جس دن یہ نعمت ملی اس کا تذکرہ کرنا خداوند قدوس کی نعمت کا شکر بجالانا ہے جو مزید نعمت کے ملنے کا باعث ہے اور کفران نعمت عذاب عظیم کا سبب ہے، نعمت کا چرچا کرنا اور اس پر خوشیاں منانا رب کا حکم ہے تو گویا ثابت ہو گیا کہ محفل میلاد کا انعقاد کرنا اور اس موقع پر فرحت وانبساط کا اظہار کرنا جائز ہے جو قرآن مقدس سے ثابت ہے بلکہ دارین کی کامیابی وکامرانی کا ذریعہ ہے۔

﴿احادیث سے میلاد منانے کا ثبوت﴾

خاتم پیغمبراں نے خود اپنی ولادت کا ذکر فرمایا ہے، بخاری میں حضرت ابوھریرہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا کہ میری پیدائش بنی آدم کے بہترین زمانوں میں ہوئی یہاں تک کہ جس زمانے میں میری پیدائش ہوئی وہ زمانہ سب سے افضل تھا (الدر المنظم صفحہ ۱۰۱ فی بیان حکم مولد النبی الاعظم، بحوالہ بخاری) امام مسلم نے واثلہ ابن الاسقع سے کچھ اضافہ کے ساتھ روایت کیا ہے، بیہقی، طبرانی، اور ابونعیم نے عبداللہ ابن عمر سے روایت کیا ہے اس میں حضرت آدم سے اپنا پورا نسب نامہ بیان فرمایا ہے حدیث کا آخری جملہ یہ ہیکہ میں نسلاً بعد نسلٍ تمام خلقت سے بہتر ہوں (الدر المنظم بحوالہ مسلم، بیہقی، طبرانی) اس کے علاوہ بھی بے شمار احادیث ہیں جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ولادت کا تذکرہ فرمایا جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ ولادت پاک کا ذکر کرنا جائز ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا میلاد بکرہ ذبح کر کے اور صحابہ کی ضیافت کر کے منایا، حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت کے بعد اپنا عقیقہ کیا (بیہقی/ ۴۸۴، ۴۵۸) اکثر محدثین نے اس حدیث سے جواز میلاد پر استدلال کیا ہے، حضرت عبداللہ ابن عباس کی اس روایت کو پیش نظر رکھا ہے انہوں نے فرمایا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو حضرت عبدالمطلب نے آپ کی طرف سے ایک مینڈھے کا عقیقہ کر دیا تھا (بیہقی/ ۴۵۸) عقیقہ زندگی میں ایک مرتبہ ہوتا ہے بار بار نہیں ہوتا تو معلوم ہوا

کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنا میلاد منایا، رب قدیر کا شکر بجالاتے ہوئے اپنی ولادت کی خوشی میں بکرا ذبح کر کے ضیافت کا اہتمام فرمایا آج اہل ایمان اسی سنت کو تازہ کرتے ہیں، امام سیوطی فرماتے ہیں دراصل مصطفےٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بکرا ذبح کر کے ضیافت کی وہ عقیقہ نہیں تھا بلکہ میلاد کی خوشی منانا تھا عقیقہ زندگی میں ایک بار ہوتا ہے دوبار نہیں اگر چہ عق عن نفسہ کا حمل ہوا ہے جو ولادت کی خوشی میں شکرانے کے طور پر جانور کی قربانی دینے سے عبارت ہے علامہ سیوطی نے یہ کہکر علامہ ابن حجر عسقلانی کے جواز عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل کی تائید میں مزید ایک مضبوط و مستحکم بنیاد فراہم کر دیا ہے، (دیکھئے ان کی کتاب حسن المقصد فی عمل المولد) بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عقیقہ ہی تھا جو اعلان نبوت کے بعد کیا گیا مگر اس سوال کا جواب نہیں دیتے کہ کیا زندگی میں دوبار عقیقہ ہو سکتا ہے، عقیقہ فی نفسہ ولادت پر اظہار تشکر و امتنان ہے اس کو ولادت کی خوشی کی تقریب کہہ لیں یا تقریب میلاد مفہوم ایک ہی ہے کہ ولادت کے موقع پر خوشی منائی جاتی ہے تو روشن ہو گیا کہ میلاد منانا اور اس موقع پر ضیافت کرنا، میلاد منا کر مسرت و شادمانی کا اظہار کرنا جائز ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم میلاد پر روزہ رکھ کر خود خوشی کا اظہار فرمایا حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہیکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر کے روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی روز میری ولادت ہوئی، اسی روز میری بعثت ہوئی اور اسی روز میرے اوپر قرآن نازل کیا گیا (مسلم شریف) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں جلوہ بار ہوئے تو یہود کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے پایا اس کی وجہ معلوم کی گئی تو انہوں نے کہا یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ دیا تو ہم لوگ تعظیماً اس دن کا روزہ رکھتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے زیادہ ہم موسیٰ سے قریب ہیں پھر مسلمانوں کو اس دن کے روزہ رکھنے کا حکم دیا (مسلم شریف کتاب الصیام باب صوم یوم عاشورا ۱/۲۶۵۶، ۴۶۲) دوسری روایت میں یوں ہیکہ یہودیوں نے کہا یہ عظمت والا دن ہے اللہ نے اس میں موسیٰ اور ان کی قوم کو نجات دی تو موسیٰ علیہ السلام نے اس دن شکر کا روزہ رکھا، لہٰذا ہم اس میں روزہ رکھتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم بنسبت تمہارے موسیٰ کے زیادہ حقدار اور قریب تر ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس دن روزہ رکھا اور مسلمانوں کو اس کے روزہ رکھنے کا حکم دیا (صحیح مسلم باب صوم
عاشورا ۱/۲۶۵۸، ۴۶۲) تیسری روایت جو ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہود یوم عاشورہ کی تعظیم کرتے تھے
اور اس کو عید کی طرح مناتے تھے (صحیح مسلم حوالہ مذکور) مقام غور ہیکہ تقریباً دو ہزار برس گذرنے کے بعد بھی اس دن کی یاد میں روزہ رکھنے کا حکم دیا اور خود بھی رکھا اور خدا کا شکر یہ ادا کیا جس کا سلسلہ آج تک جاری ہے، سوال یہ ہو سکتا ہیکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تالیف قلبی کیلئے ایسا کیا ہوگا، جواب واضح ہیکہ جب اسلام کا غلبہ ہو گیا تو چھوڑ دینے کا حکم صادر فرمادیتے مگر یہ نہیں

کیا گیا جب صحابہ نے مشابہت کا تذکرہ کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آئندہ سال سے ایک روزے کا اضافہ کرلیا جا ئے مگر اصل روزے کو برقرار رکھا جس سے ثابت ہوا کہ کسی خصوصیت کا حامل دن ہوجائے تو یوم منانا جائز ہے، ربیع الاول وہ دن ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو یہ دن امتیازی خصوصیت کا حامل ہوگیا اور مسلمانوں کے حق میں اس سے بڑھ کر کوئی دن نہیں ہوسکتا کیونکہ اسی دن کے سبب تو ساری چیزیں ملی ہیں تو اس پر لفظ عید کا اطلاق کرنا بھی درست ہے اس روز خوشیاں منانا بھی جائز ہے، اس روز جتنی چیزیں کی جاتی ہیں سب کی اصل کتاب میں موجود ہے جس کو آئندہ صفحات میں رقم کر دیا جائے گا، انشاء اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ کیلئے مسجد نبوی میں ممبر رکھتے وہ اس پر کھڑے ہوکر حضور کی جانب سے مفاخرت ومدافعت کرتے اور حضور فرماتے بیشک اللہ تعالیٰ حسان کی مدد جبرئیل سے فرماتا ہے جب تک وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت یا مفاخرت کرتا ہے (المستدرک کتاب معرفۃ الصحابہ، ذکر مناقب حسان ۲۰۵۸/۶، ۹۲۱۹۲/۶) اس صحیح حدیث میں خود حضور کا اپنے ذکر جمیل کیلئے مجلس کرنا حضرت حسان رضی اللہ عنہ کیلئے ممبر رکھنا حضور کی موجودگی میں ممبر پر کھڑے ہوکر ان کی تعریف وتوصیف بیان کرنا، انکی جانب سے دشمنوں کا جواب دینا غلط بیانی کا دفع کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مجلس میں تشریف رکھنا، حسان رضی اللہ عنہ کا قصیدہ سننا اور خوش ہونا ان کو خدا کی عنایت اور جبرئیل امین کی تائید وعنایت کی بشارت دینا ایسے محفل کے قیام کے جواز کو ثابت کرتا ہے اور اس کو باعث برکت بتاتا ہے ان کے اشعار میں میلاد کا ذکر بھی موجود ہے، مثلاً انہوں نے بیان کیا کہ میری آنکھوں نے آپ سے زیادہ جمیل دیکھا نہیں کیونکہ کسی عورت نے آپ سے زیادہ خوب صورت بچہ پیدا نہیں کیا، یقیناً آپ ہرعیب سے پاک پیدا کئے گئے، بلکہ آپ اپنی مرضی کے مطابق پیدا کئے گئے (دیوان حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ قافیہ الف ۶۲/، ۵۸) مجلس میلاد کا انعقاد روشن ہے، واضح ہوگیا کہ صحابہ نے میلاد منایا خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس میں جلوہ بار ہوئے خوش بھی ہوئے، صحابہ نے بھی خوشیوں کا اظہار فرمایا، یہ میلاد کے جواز کو ثابت کر رہا ہے اس کے علاوہ بھی بے شمار احادیث کتب حدیث میں موجود ہیں، آپ کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہ نے ذکر میلاد کیا وہ بھی موجود ہے جس سے ثابت ہوا کہ میلاد کا تذکرہ کرنا جائز ہے اسی کو میلاد منانے سے تعبیر کرتے ہیں، ابولہب کے واقعات سے محدثین نے میلاد کے جواز پر استدلال کیا ہے، اس حدیث کو امام بخاری نے، بخاری شریف کے کتاب النکاح میں نقل کیا ہے کہ ابولہب نے اپنی لونڈی حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کیلئے بھیجا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو ثوبیہ ابولہب کے پاس پہونچی اور اس کو بھتیجے کی ولادت کی خوشخبری دی ابولہب خوش ہوا اور اپنے ہاتھ کے دو انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہا جا تجھ کو میں نے اس خوشی میں آزاد کیا جب ابولہب مرگیا تو حضرت عباس نے اسے خواب میں دیکھا انہوں نے اس سے سوال کیا کہ مرنے کے بعد تجھ پر کیا گذری اس نے جواب دیا کہ سخت عذاب میں مبتلا ہوں لیکن جب پیر کا دن آتا ہے تو عذاب میں کمی ہوجاتی ہے اور انگلیوں سے پانی جاری ہوتا ہے جس کے پینے سے مجھے سکون ملتا ہے، (بخاری

باب امہاتکم اللاتی ارضعنکم) دیگر محدثین نے بھی اس حدیث کو بیان کیا ہے اور اس سے نتیجہ اخذ کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ جب ایک کافر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی مناتا ہے تو عذاب میں کمی واقع ہو جاتی ہے اہل ایمان جب اس موقع پر خوشی کا اظہار کریگا تو یقیناً اس کی بخشش ہوگی اور دنیا میں برکات کثیرہ کے نزول کا باعث ہوگا، ان دلائل سے واضح ہو گیا کہ میلاد منانا جائز ہے ۔

﴿ میلاد کا ذکر دور صحابہ میں ﴾

حضرت حسان ابن ثابت نے میلاد کا ذکر کیا جس کا حوالہ اوپر مذکور ہوا، حاکم وطبری نے ابن اوس سے روایت کیا کہ غزوہ تبوک سے واپسی پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کے مدح میں قصیدہ پڑھا اس کے پانچواں شعر میں کہا جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کے نور سے زمین وآسمان منور ہو گیا، جلال الدین سیوطی نے اس کو اپنی کتاب خصائص کبری میں بیان کیا ہے (خصائص کبری والدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے میلاد کا ذکر کیا جس کا ذکر ابن عساکر اور تاریخ دمشق میں ہے، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے میلاد کا تذکرہ کیا جس کو ابونعیم اور ابن عساکر نے روایت کیا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے میلاد کا ذکر کیا جس کو ابونعیم نے بیان کیا، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے میلاد کا ذکر کیا جو احکام ابن القطان میں موجود ہے ، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہیکہ وہ اپنے گھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا ذکر اپنی قوم کے درمیان کر رہے تھے اس کو بیان کر کے وہ اپنی قوم کے ساتھ بہت خوش ہوتے تھے، اللہ کی حمد بیان کرتے تھے اور درود شریف پڑھتے تھے اچانک حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہارے واسطے میری شفاعت حلال ہوگئی (ماخوذ الدر المنظم) اس حدیث سے صاف ظاہر ہیکہ میلاد منانا جائز ہے میلاد منانے والے مستحق شفاعت ہیں، حضرت ابو درداء سے روایت ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت عامر انصاری کے مکان پر تشریف لیگئے (تو دیکھا کہ) وہ اپنی قوم اور اولا د کو واقعات ولادت علیہ السلام تعلیم کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے آج کا دن آج کا دن ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے تیرے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور تمام فرشتے تیرے لئے استغفار کرتے ہیں اور جو تیرے جیسا کام کریگا نجات پائیگا (الدر المنظم) آج کا دن آج کا دن ہے اس سے معلوم ہوتا ہیکہ وہ پیر کا دن تھا، اس حدیث سے واضح ہے کہ میلاد منانا جائز ہے جو میلاد کی محفل سجاتا ہے اللہ اس کیلئے رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے فرشتے اس کیلئے مغفرت کی دعائیں مانگتے ہیں اور نجات کی بشارت دیتے ہیں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نجات کی بشارت دی، اس طرح تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے میلاد کا ذکر فرمایا ہے (دیکھئے کتاب الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم مئولفہ شیخ المشائخ مولوی محمد عبد الحق صاحب الہ آبادی مہاجر مکی جو حضرت امداد اللہ مہاجر مکی کے حکم پر لکھی گئی ہے اور ۱۳۰۷ھ کو دہلی میں طبع ہوئی ہے انوار آفتاب صداقت باب ۱۴ میں بھی یہ احادیث اسی کتاب سے منقول ہیں) کن فیکون کے بعد سے میلاد کا ذکر ہو رہا ہے کوئی ایسا دور نہیں گذرا ہے جہاں میلاد کا ذکر موجود نہیں ہے، کتب ساویہ میں بھی میلاد کا تذکرہ ہے، قرآن پاک میں میلاد کا ذکر ہے ۔

کتب احادیث وسیر، تفاسیر وتواریخ، اور فقہ کی کتابیں اس سے مملو ہیں تابعین اور تبع تابعین کا دور بھی ذکر میلاد سے خالی نہیں ہے تو ذرا سوچیں کہ محفل میلاد منعقد کر کے ذکر میلاد کرنا کیسے ناجائز ہو جائیگا البتہ رہی بات مروجہ میلاد کی تو ان تمام امور کی اصل قرون اولیٰ میں موجود ہے۔

﴿جلوس کی شرعی حیثیت﴾

میلاد کے موقع پر جلوس نکالتے ہیں یہ جلوس مدینہ کی ادا ہے، علامہ ابن جوزی نے اپنی کتاب شریف المصطفیٰ میں امام بیہقی کی سند سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ ہجرت کے موقع پر حضرت بریدہ اسلمی اپنے قبیلہ بنو سہیم کے ستر سواروں کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کرنے کیلئے آپ کے نزدیک پہونچ گئے پھر کچھ آپسی ہم کلامی کے بعد حضرت بریدہ نے غلامانہ انداز میں عرض کی کہ حضور آپ مدینہ منورہ میں اس شان سے داخل ہوں کہ آپ کیساتھ ایک پرچم رسالت ہو پھر انہوں نے اپنا عمامہ کھول کر نیزے میں باندھ دیا اور پرچم بلند کئے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے چلنے لگے (شرف المصطفیٰ، وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ تالیف امام نورالدین علی ابن احمد سمہودی ج ا/۲۴۵) حضرت بریدہ کے معیت میں جو ستر سوار تھے اسلام لانے کے بعد نبی کریم علیہ السلام کے اعزاز میں وہ بھی مدینہ کی جانب چل پڑے تھے اسی کو تو جلوس کہتے ہیں جلوس کی شکل وصورت میں یہ نورانی قافلہ بطحا کی سمت رواں دواں تھا جلوس کی تائید بخاری کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے حضرت مالک ابن انس روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ تشریف لائے تو مقام قبا میں ٹھہرے اور بنی عمرو بن عوف کے محلّہ میں رات گذاری اس کے بعد آپ نے بنی نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ تلواریں لٹکائے حاضر ہوئے حضرت انس کہتے ہیں کہ گویا میں اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اونٹنی پر سوار ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں اور بنی نجار کے لوگ چاروں جانب سے اپنے گھیرے میں لئے ہوئے پیدل چل رہے تھے آپ اس انداز میں روانہ ہوئے اور ابوایوب انصاری کے جلوہ خانہ میں اتر پڑے (بخاری کتاب المناقب باب الہجرۃ) مقام قبا تک ستر (۷۰) کا جلوس تھا اور آگے قافلہ میں بنونجار شامل ہو گئے جلوس کے ساتھ مدینہ میں داخل ہوئے، عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب مدارج النبوۃ میں رقم طراز ہیں کہ جب انصار محبت شعار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی خبر سنی تو روزانہ مدینہ منورہ کی چوٹیوں پر آتے اور آفتاب جمال نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے طلوع کے منتظر رہتے جب سورج گرم ہو جاتا اور دھوپ سخت ہو جاتی تو گھروں کو لوٹ جاتے، اچانک ایک یہودی کی جو مقام مقبرہ پر کھڑا تھا اس جماعت مبارکہ کے غبار قدوم پر نگاہ گئی اس نے جان لیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور بار ہو چکے ہیں تو قبیلہ انصار کو جو اس کے قریب ہی تھے آواز دی کہ تمہارے مقصود ومطلوب تشریف لا چکے ہیں، تمام مسلمان اپنے اپنے ہتھیاروں سے لیس ہو کر مختار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پر جوش استقبال مقدس کیلئے نکل پڑے اور انہوں نے بالائے ''حرہ'' ملاقات کی مرحبا اھلا وسھلا کہتے ہوئے مبارکبادی دینے لگے اور مسرت وشادمانی، فرحت وانبساط اور خوشیوں کا اظہار کرنے لگے، ان کا ہر جوان، بچہ، عورت ومرد کہنے لگے

کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ہوگئی ،اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم رنجہ فرمادیا اوراپنے دستور کے مطابق خوشیوں سے سر شار ہوکر وجد ورقص کرنے لگے، بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ بنونجار کی لڑکیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خوشی وشادمانی میں دف بجاتی اور گنگناتی ہوئی اپنے گھروں سے باہر نکل آئیں اور کہنے لگیں۔

نحن جور من بنی النجار☆یا حبذا محمد من نجار

قبیلہ نجار کوایک جانب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قریبی نسبت بھی تھی یعنی حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا اسی قبیلہ میں میکہ تھا جس کا اظہار بنونجار کی لڑکیوں نے اپنے شعر میں کیا تھا اس کے بعد حضور قبیلہ انصار کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کیا تم لوگ مجھے پسند کرتے ہو؟ تو سب نے بیک زبان ہوکر کہا یقیناً یا رسول اللہ! حضور نے فرمایا میں بھی تم سے محبت رکھتا ہوں اس وقت قبائل انصار کی پردہ نشین عورتیں اپنے اپنے گھروں کی چھتوں، دروازوں اور گلیوں میں کھڑی ہوکر یہ تہنیت گنگنانے لگیں۔طلع البدر علینا من ثنیات الوداع، وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع، ایھا المبعوث فینا، جئت بالامر المطاع (مدارج النبوۃ مترجم ج ۲/۱۰۵،۱۰۶) یہ حدیث بخاری کتاب المناقب باب الہجرۃ میں بھی ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اہل مدینہ کو کسی بات پر اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر وہ خوش ہوئے اس حدیث کے تحت علامہ وحیدالزماں کیرانوی سلفی اپنی تالیف بخاری کی شرح تیسیر الباری میں لکھتے ہیں کہ حاکم کی روایت انس سے یوں ہے کہ جب آپ مدینہ کے قریب پہونچے تو بنی نجار کی لڑکیاں دف بجاتی اور اشعار گنگناتی نکلیں، دوسری روایت میں یوں ہیکہ انصار کی لڑکیاں گنگناتی بجاتی آپکی تشریف آوری کی خوشی میں نکلیں اور یوں کہہ رہی تھیں (وہی اشعار ہیں جن کا ذکر ہو چکا ہے) سیدنا انس سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں اس زمانے میں آٹھ یا نو سال کا تھا آپ کی آمد سے در ودیوار ایسے منور وروشن ہوگئے جس طرح آفتاب طلوع کرتا ہے (مدارج النبوۃ ج ۲/۱۰۵،۱۰۶) مواھب اللدنیہ اور اسکی شرح زرقانی میں ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس ہوئے تو سارے لوگ مرد، عورتیں، بچے، بچیاں خوشی و مسرت کے سبب گھر سے باہر نکل پڑے اور آپ سے ملاقات کرنے ثنیۃ الوداع تک پہونچ گئے علامہ طبری فرماتے ہیں کہ بچے اور خدام راستے میں پھیل گئے اور خوشی میں پکارنے لگے، آگئے محمد، آگئے رسول اللہ، حاکم نے اکلیل میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جب حضور مدینہ طیبہ آئے تو بڑے لوگ، چھوٹے چھوٹے بچے اور نوکر چاکر سب باہر نکل کر یہ نعرہ لگانے لگے، آگئے محمد رسول اللہ، اللہ اکبر آگئے رسول اللہ (مواھب اللدنیہ وزرقانی ج ۱/۳۵۹،۳۶۰،۳۶۱ باب الہجرۃ) ایک قول یہ بھی منقول ہیکہ اس موقع پر بھی عورتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں وہی اشعار پڑھ رہی تھیں (زرقانی علی المواھب ج ۱/۳۶۰) ان روایات سے واضح ہیکہ وہ جلوس رسالت تھا جو آپ کی آمد کے موقع پر استقبال واعزاز میں اہل مدینہ نے نکالا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل کو محبوب جانا دوسری مرتبہ تبوک سے واپسی پر جاں نثاروں اور وفاداروں نے جلوس کے ساتھ مدینہ لائے آج کا جلوس اسی کی ادا اور نقل ہے تو اس کے ناجائز وبدعت ہونے کا سوال

کس طرح ممکن ہے،ان احادیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اس جلوس میں جھنڈے بھی تھے جس سے شان نبوت اور عظمت اسلام اجا گر ہورہا تھا،تہنیت وقصیدہ خوانی بھی ہورہی تھی،مسرت وشادمانی کا خوب خوب اظہار بھی ہورہا تھا،نعرے بھی لگ رہے تھے،دیوانوں کا ہجوم بھی تھا،پروانے بے خودی میں مچل رہے تھے اور آ گئے محمد اللہ اکبر آ گئے رسول اللہ کی صدائیں بلند کررہے تھے،اس جلوس سے کامل طور پر آج مشابہت ہے سرکار ابدقرار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہیں میں سے ہے خوش بخت ونصیب آور ہیں وہ مسلمان جو جلوس مدینہ کی نقل اتار کر صحابہ کی مشابہت اختیار کرتے ہیں تو وہ انہیں میں سے ہونگے یعنی ان کی غلامی صحابہ رضی اللہ عنہم کی بارگاہ میں مقبول ہوگی اور محشر میں انہیں کے ساتھ حشر ہوگا جس کی بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی کہ جو جس سے محبت کریگا اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا،حضور کی ولادت کی خوشی میں جلوس نکالتے ہیں اور مسرت وشادمانی،محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہیں دوسری جانب صحابہ کی اداؤں میں ڈوب کر ان سے مشابہت اختیار کرتے ہیں جو محبت کی پہچان ہے،امام بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ یہ جلوس انصار مدینہ کے پروگرام کے تحت شہر مدینہ کے مختلف راستوں اور گلیوں میں گشت کیا جلوس کے آگے آگے کچھ لوگ سواریوں پر اور کچھ لوگ پیدل یا رسول اللہ کا نعرہ لگاتے ہوئے عوام مدینہ کو باخبر کرتے ہوئے مختلف انداز میں نعتیہ قصیدہ اور ترانے گنگناتے جاتے اور راستہ بتاتے جاتے،بچے بچیاں بھی ترانے گنگناتے جاتے (بیہقی باب الہجرۃ) براء ابن عازب ہجرت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ پہونچے تو اہل مدینہ نے پرجوش استقبال کیا اس کی منظرکشی کرتے ہوئے فرماتے ہیں مرد اور عورتیں مکانوں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور لڑکے،خدام راستوں میں پھیل گئے سب کی زبانوں پر یہی نعرہ تھا یا محمد رسول اللہ (صحیح مسلم ج ۲/۴۱۹ باب فی حدیث الہجرۃ) واضح ہوگیا کہ آج جو نعرہ اہلسنت لگاتے ہیں اور اپنے آتش عشق کو بجھا کر راحت وسکون پاتے ہیں یہ بھی جلوس مدینہ کی یاد تازہ کرتے ہیں،عبدالرحمٰن ابن سعد کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا پیر سن ہوگیا ان سے ایک شخص نے کہا کہ جو تم کو سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو اس کو یاد کرو انہوں نے کہا یا محمد (الادب المفرد مولف امام بخاری/۲۵۰) قاضی عیاض مالکی اپنی کتاب الشفا میں بھی یہی حدیث بیان کرتے ہیں اور اتنا اضافہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے بآواز بلند کہا یا محمداہ (الشفا ج ۲/۱۸) ابن اثیر لکھتے ہیں کہ جنگ یمامہ میں خالد ابن ولید نے نعرہ لگایا یا محمداہ (الکامل فی التاریخ ج ۲/۲۴۶) ابن کثیر لکھتے ہیں کہ حضرت خالد نے مسلمانوں کے معمول کے مطابق نعرہ لگایا اس زمانے میں ان کا معمول یا محمداہ کا نعرہ لگانا تھا (البدایہ والنھایہ ج ۶/۳۲۴) شیخ رشید احمد گنگوہی نے کہا کہ عالم سامع مستقل کا عقیدہ رکھے بغیر دور سے ندا کرے تو شرک نہیں (فتاوی رشیدیہ کامل/۶۸) کوئی بھی مستقل بالذات سامع نہیں مانتا ہے نہ ہی لفظ عالم الغیب کا اطلاق کرتا ہے بلکہ اس کو رب کی عطا کہتا ہے تو اس کے پکارنے میں کوئی قباحت نہیں گویا فاضل بریلوی کے عقیدے کی حقانیت کی تصدیق کردیتے ہیں،

جھنڈے کی اصلیت کا پتہ تو چل گیا مزید حوالہ دیا جاتا ہے موتہ میں جھنڈا حضرت زید نے لیا وہ شہید ہو گئے تو حضرت جعفر نے اٹھایا پھر رواحہ نے ان کی شہادت کے بعد حضرت خالد ابن ولید نے پکڑا اور فتح ونصرت سے ہمکنار ہوئے (بخاری) فتح مکہ کے موقع پر ہر دستہ کا جھنڈا الگ اور جماعت کے قائد کے ہاتھوں میں تھا زبیر ابن عوام کے ہاتھ میں حضور کا جھنڈا تھا اپنا جھنڈا حضور نے حجون میں گاڑنے کا حکم صادر فرمایا (بخاری کتاب المغازی) بارہ ہزار کے ہجوم میں مکہ داخل ہوئے، جنگ خیبر کے موقع پر حضور نے فرمایا کل جھنڈا ایسے شخص کو دونگا جس کے ہاتھوں خیبر فتح ہوگا (بخاری جزء ۷ار کتاب المغازی) ولادت کے وقت ستر ہزار فرشتوں کا نزول جلوس کا دلکش نظارہ پیش کرتا ہے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام کے ہاتھوں میں جھنڈے کا ذکر مواہب اللدنیہ، انوار محمدیہ، سبل الہدا، خصائص کبری اور اس کے علاوہ دیگر کتابوں میں موجود ہے اس منظر کو عملی جامہ پہنا کر مسرت وشادمانی کا اظہار کرنا کب نا جائز وبدعت قرار پا سکتا ہے، گویا واضح ہیکہ عشاقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم جن جن امور کو بجالاتے ہیں سب کی اصل موجود ہے اور باعث برکت ومغفرت ہے رحمت ونجات کا سبب ہے، جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر اہل اسلام لنگر عام کا انتظام کرتے ہیں اور بلا امتیاز امیر وغریب سب کو کھانا کھلاتے ہیں اس کی اصلیت بھی حدیث میں موجود ہے۔

﴿کھانا کھلانے کی شرعی حیثیت﴾

بخاری میں ہے کہ کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اسلام کی کونسی خصلت بہتر ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانا کھلانا (بخاری ج ار کتاب الایمان) غریب کو کھانا کھلانا ایک ایسا فعل ہے جو جنت کو واجب کر دیتا ہے (المستدرک للحاکم ج ۲؍۵۲۴) کھانا کھلانا گناہوں کا کفارہ ہے (المستدرک للحاکم ج ۴؍۱۲۹ کتاب الاطعمہ) جتنی دیر دسترخوان بچھا رہتا ہے فرشتے بچھانے والوں پر درود بھیجتے رہتے ہیں (الترغیب والترہیب ج ۳؍۳۷۴) یہ بھی حدیث پر عمل ہے اس فعل کے سبب بری موت سے بچ جاتا ہے، عمر میں درازگی آجاتی ہے، گناہ مٹ جاتے ہیں، رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں، برکتوں کا نزول ہونے لگتا ہے اس کے علاوہ بھی بیشمار فضیلتیں حاصل ہوتی ہیں، اس موقع سے وعظ ونصیحت کی مجلس سجائی جاتی ہے اور اس کا نام میلاد رکھتے ہیں اس کا آغاز قرآن کی تلاوت سے ہوتا ہے، نعت خوانی وثنا خوانی کیجاتی ہے مقررین ولادت باسعادت، سیرت طیبہ، اخلاق عظیمہ اور عظمت ورفعت کا تذکرہ کرتے ہیں ان تمام امور کا کرنا جائز ہے اور اس کی بھی اصل موجود ہے جس کو بتانے کی ضرورت نہیں، مدح خوانی سے تو مکمل قرآن واحادیث مزین ہیں، ان کاموں کو منفرد، دنوں میں منفرد طور پر کیا جانا کار ثواب ہے ان امور کو کسی دن یکجا کیا جائے تو نور علی نور ہوگا نہ بدعت۔

﴿بدعتی کون ہے؟ انصاف کریں﴾

بدعت اس کو کہتے ہیں جس کی اصل قرآن واحادیث اور قرون اولی میں موجود نہ ہو، میلاد میں کئے جانے والے تمام امور کی اصل وہاں موجود ہے جس کا ذکر اوپر مذکور ہوا اسکے باوجود اس کو بدعت سیئہ وہی کہیگا جو پاگل ہوگا، زیادہ سے زیادہ مسنون نہیں کہا جاسکتا مگر امور مستحسنہ سے انکار نہیں کیا جاسکتا ورنہ سمت مخالف بھی آج جتنے امور بجالاتے ہیں سب کے سب بدعت سیئہ قرار پائینگے، اور جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے والوں کو بدعتی کہنے والے سب بڑے بدعتی کہلانے کے مستحق ہونگے، مثلاً

طریقہ قرون ثلثہ میں نہیں تھا، سیرت کے نام سے جلسے، چلہ کشی، ایک دن، تین دن، چار دن ایک مہینہ اور چالیس دن کا تعین،، جوڑ، نماز عصر کے بعد تلاوت، ختم بخاری کا اہتمام، جشن تاسیس دارالعلوم دیوبند، دستار بندی کا رسم، اسناد کی تقسیم، جشن صد سالہ، مظاہرۂ قرآت، امتحان مدارس، طلبہ کے مابین نعتیہ مقابلہ، تقریری مسابقہ، تقسیم انعام، جشن آزادئ وطن، احتجاجی جلوس، جمیعۃ الہند کا مخصوص جھنڈا، اس کے لئے استقبالیہ جلوس، جھنڈے کا لہرانا ان تمام موقع پر تزین اس کے علاوہ بے شمار چیزیں ہیں جو امور بدعت میں داخل ہونگے، یہ امور جائز ہوں لیکن جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودہ شکلیں ناجائز و بدعت کیوں؟ جس سے قلبی شقاوت، ذہنی خباثت، تاجدار مدنی سے عداوت آشکار ہو جاتا ہے۔

﴿میلاد مجلس ذکر ہے﴾

اللہ کا ارشاد ہے تمہارے لئے ہم نے تمہارے ذکر کو بلند کیا (قرآن پ۹۴/۴) ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ اللہ اپنے حبیب سے فرماتا ہے کہ میں نے تم کو اپنے ذکر میں سے ایک ذکر بنایا پس جو تمہاری یاد کرے اس نے میری یاد کی (الشفا شریف الفصل الاول ج ۱/۱۵) واضح ہو گیا کہ ذکر مصطفےٰ جان رحمت ذکر خدا ہے، ذکر کی محفل جنت کی کیاری ہے (مسند احمد بن حنبل ج ۱۵۰/۳) خدا نے اس کے ذکر کرنے کا وعدہ کیا ہے (صحیح مسلم کتاب الذکر ج ۲ /۳۴۳، ۳۴۱) ذکر کی مجلس میں فرشتوں کا نزول ہوتا ہے (الترغیب والترہیب ج ۴۰۵/۲) ذاکرین پر اللہ فخر کریگا (صحیح مسلم کتاب الذکر ج ۳۴۶/۲) جب قرآن کی تلاوت ہو تو اس کو غور سے سنو اور خاموشی اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے (القرآن پ ۲۰۴/۷) اللہ تبارک و تعالیٰ کسی چیز کو ایسی توجہ و رضا کے ساتھ نہیں سنتا جیسا کسی خوش آواز نبی کے پڑھنے کو جو خوش الحانی سے کلام الٰہی کی تلاوت کرتا ہے (بخاری فضائل قرآن ج ۲ /۷۵۱) اللہ بندے کی اچھی آواز سے قرآن پڑھنے کو خوب پسند فرماتا ہے (المستدرک للحاکم ج ۱/ ۲۶۸) اپنی آوازوں سے قرآن کو زینت بخشو (فتاوی خیریہ ج ۲ /۱۶۷، ۱۷۷) حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے مدح خوانی ونعت خوانی کا ذکر مذکور ہوا، براء ابن مالک انجشہ حبشی رضی اللہ عنہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہما عامر ابن الاکوع رضی اللہ عنہ یہ حضرات دلکش آواز میں مدحیہ ورجز یہ اشعار پڑھتے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سماعت فرماتے (المواہب اللدنیہ فصل سابع ج ۲ /۱۶۳) درود وسلام کے پڑھنے کا حکم نص سے ثابت ہے فرشتہ مقرر ہے جو نبی کریم کی بارگاہ میں امتی کا درود وسلام پیش کرتا ہے، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بذات خود میں سنتا ہوں درود اپنے اہل محبت کا اور ان کو پہچانتا ہوں (دلائل الخیرات فصل فی فضل الصلوٰۃ ۲۵/ فضائل اعمال) اے محبوب تجھ پر اصحاب یمین کی جانب سے سلام ہے (القرآن) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح ٹھنڈا پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آپ پر سلام پڑھنا بردہ آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے (الشفا شریف ج ۶۱/۲)۔

﴿عیدین کے ماسوا پر لفظ عید کا اطلاق﴾

دونوں عید یعنی عید الفطر و عید الاضحیٰ کے علاوہ دنوں پر بھی لفظ عید کا اطلاق ہوا ہے، مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جمعہ عید کا دن ہے (المستدرک کتاب الجمعہ) آج کے دن تمہارے لئے دو عیدیں جمع ہو گئیں (المستدرک کتاب الجمعہ) سورۂ مائدہ میں نزول دسترخوان کے دن پر لفظ عید کا اطلاق ہوا ہے (القرآن) یہودیوں کے سوال پر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد عالی شان ہے کہ ہم نے اس دن کو عید بنا لیا ہے (بخاری) جس سے مراد یوم عرفہ اور جمعہ کا دن ہے مسرت کے دن لفظ عید کا اطلاق انہی روایتوں سے مستفاد ہے،

﴾ذکرِ خیر کیلئے کسی خاص دن کا تعین کرنا﴿

عاشورہ کے روزے میں خاص دن کا تعین ہے، سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر پیر کو روزہ رکھنا تعین یوم پر دال ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں کی تعلیم کیلئے خاص دن اور خاص مکان کا تعین کرنا اس کیلئے عورتوں کو اس مقام پر آنے کی دعوت دینا (بخاری باب النبی کتاب الاعتصام باب الکتابۃ والسنۃ ۳۱/۷/۱۴۵۸) خلق خدا کے ذکرواذکار کیلئے جمعرات کا دن مقرر فرمانا (بخاری باب من جعل لاھل العلم کتاب العلم ۱۷/۷)۔

﴾امرِ مندوب کیلئے تداعی﴿

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد امام مجاہد اور حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہما کے بیٹے وغیرھم قرآن مجید کا ورد کرتے تھے جب ختم کا دن آیا مجھے اور سلمہ بن کہیل کو بلا بھیجا کہ آج ختم کا دن ہے ہم چاہتے ہیں کہ تم بھی آؤ ختم قرآن کے وقت رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے (المصنف ابن ابی شیبہ کتاب فضائل قرآن ج ۴/۳/۶/۱۴۸) تحدیث نعمت تنہائی میں ممکن نہیں جتنا زیادہ مجمع ہوگا تحدیث پر عمل اتنا ہی زیادہ ہوگا ،اجتماع ،تداعی اور تعین یوم ووقت اور مکان سے ہوتا ہے، اچھے کام کی دعوت دینا اور اس کیلئے لوگوں کو اکٹھا کرنا خیر کی دعوت دینا اور خیر کی جانب بلانا ہے گویا یہ فعل نیکی کی ترغیب دلانے اور برائی کی ترہیب کا ایک ذریعہ ہے اور اس کا حکم اللہ نے دیا ہے کہ نیکی کا حکم دواور برائی سے بچاؤ، میلاد ماہ ربیع الاول کے ساتھ خاص نہیں اہل ایمان ہر مہینہ یا ہر فرحت وانبساط کے موقع پر میلاد کرتے ہیں مکان کی بنیاد میلاد کی مجلس سجانے کے بعد رکھتے ہیں میلاد کرنے کیلئے کوئی خاص دن مقرر نہیں ہے البتہ اس ماہ مبارک میں ولادت حبیب پاک علیہ السلام کے ماہ مبارک سے مناسبت کی بنیاد پر اجتماعی وانفرادی اعتبار سے خوب زوروشور کے ساتھ مناتے ہیں۔

﴾خصوصیت کے باعث مہینہ اور دن فضیلت کا حامل ہوتا ہے﴿

رمضان کی فضیلت نزول قرآن کے سبب ہے (القرآن) عاشورہ کی فضیلت حضرت موسیٰ کی نجات کے باعث ہے، یوم عرفہ کی اہمیت حضرت آدم وحوا کا ملاپ ہے، لیلۃ القدر کی عظمت بھی اسی کے باعث ہے، امام فخر الدین رازی نے اس کی وضاحت کی ہے (التفسیر الکبیر، البقرہ تحت آیت ۱۸۵/۲/۲۵۱/۲۵۲) جمعہ کی فضیلت کا سبب حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت ہے اور اس میں ہی انکا انتقال ہے انتقال کی وجہ سے جمعہ فضیلت سے محروم نہیں ہوا، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے اس میں آدم علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور انکا وصال ہوا (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی) جمعہ کا دن عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے افضل ہے (مشکوٰۃ کتاب الجمعہ) شب برات کی فضیلت کلام الٰہی کا آسمان دنیا پر نزول ہے (القرآن) ماہ ربیع الاول کو یہ خصوصیت وامتیاز حاصل ہے کہ اس مقدس و مسعود مہینہ میں جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہے اس سال کا نام ہی سنۃ الفتح والا بتہاج ہے یعنی مسرت وفتح کا سال، یقیناً اس مہینہ کو سب پر فوقیت وفضیلت حاصل ہوگی بلکہ بلاشک وشبہ ہے، ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ اس ماہ کو وہ فضیلت حاصل ہے جو اسلام میں کسی مہینہ کو نہیں، یہ مہینہ بہار کا مہینہ ہے، جو ماہ مبین نور علی نور ہے، ہر چہار سمت اجالا ہے اور

خوشیاں ہی خوشیاں ہیں (بحوالہ جلوس محمدی کی شرعی حیثیت ر۵) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا جس زمانے میں میری ولادت ہوئی وہ سب زمانے سے افضل ہے (الدر المنظم)۔

﴿یوم منانے کی اجازت رب نے دی ہے﴾

اللہ فرماتا ہے کہ یاد دلاؤ ان کو اللہ کے دن (القرآن ،ابراہیم ر۱۴ر آیت ۵) امام رازی فرماتے ہیں کہ دنوں سے مراد واقعات عظیمہ ہیں جو ان دنوں میں واقع ہوئے ہیں (تفسیر کبیر ج ۱ر۲۶۱۹) ظہور سے بڑھ کر کونسا واقعہ عظیمہ ہو سکتا ہے، ایوان کسری کا شق ہونا، بتوں کا سر کے بل گر جانا، آتش خانہ فارس کا بجھ جانا رووساوہ سمندر کا جاری ہونا، آسمانوں سے تاروں کا جھک آنا، کعبۃ اللہ کا جھک کر شکر الٰہی بجالانا ایسے ایسے واقعات عظیمہ ہیں پس یاد دلانا ایام میلاد شریف کا سب ایام کے یاد دلانے سے اہل ایمان کے نزدیک بڑھ کر ہے، ابن عباس ودیگر کثیر محدثین فرماتے ہیں کہ ایام اللہ سے مراد وہ دن ہے جن میں اللہ نے اپنے بندوں پر انعامات کی برسات کی ہے (ابن جریر، خازن ،مدارک مفردات راغب) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد امت محمدیہ کیلئے سب سے بڑی نعمت ہے حقیقت تو یہ ہیکہ ساری نعمتوں کی اصل ہے، جمعہ کی رات لیلۃ القدر سے افضل ہے کیونکہ اس رات نور نبی شکم مادر میں فروکش ہوئے، شیخ فتح اللہ بنانی امام احمد بن حنبل کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کی رات لیلۃ القدر سے اس لئے افضل ہیکہ اس رات نبی کا نور شکم مادر میں جلوہ بار رہوا (مولد خیر خلق اللہ ر۱۵۸) شیخ عبدالحق محدث دہلوی مذکور روایت بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ جو دنیا و آخرت میں ایسی برکات وخیرات کا سبب ہے جو کسی گنتی وشمار میں نہیں آسکتا (اشعۃ اللمعات ر۵۷۷) مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی اس کو لکھا ہے (جمعہ کے فضائل واحکام ر۴)

فضیلت کا شرف اسی سال کے ساتھ خاص نہیں ہوتا ہے، رمضان کا وہی مہینہ بزرگ نہیں جس میں قرآن نازل ہوا بلکہ اس منہ سے مناسبت کے سبب ہر رمضان فضیلت کا باعث ہے، یونہی جمعہ کا حال ہے بعینہ ماہ ربیع الاول کا حال ہے، عاشورہ کا دن آج بھی مبارک ہے اور قیامت تک مبارک رہیگا، اسی طرح جب بھی ربیع الاول آئے گا وہی فضیلت حاصل ہوگی، ان تمام امور سے واقفیت کے بعد واضح ہوگا کہ جب سارے امور باعث برکت ہیں تو اس ماہ مقدس و پر نور میں سارے امور کو یکجا کر کے بجالانے میں کتنا ثواب ملے گا اس مروجہ میلاد کی شکلیں دیکھیں اور فیصلہ کرلیں کہ بدعت کہنے والے کیسے ہیں یہ سچ ہیکہ قرون ثلثہ میں یہ صورت نظر نہیں آتی مگر ساری چیزوں کا وجود واصل اس دور میں دکھائی دیتا ہے جس کو بیان کر چکا، شیخ شہاب الدین ابو محمد عبدالرحمٰن المعروف بہ ابوشامہ علیہ الرحمہ جو شارح صحیح مسلم امام نووی کے استاد و شیخ ہیں وہ اپنی کتاب الباعث علی انکار البدعۃ والحوادث میں لکھا ہیکہ نہایت نیک کاموں میں سے ایک بات یہ ہے جو ہمارے زمانے میں پیدا ہوئی ہے جو خاص طور پر شہر اربل میں کیجاتی ہے نیک کرے اللہ تعالی اس کو جو ہر سال آج کے دن جو موافق اس دن سے ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدائش کا دن ہے، صدقات، نیکی، خدا کی فرمابرداری، زینت وخوشی، تقسیم طعام اور انعام وغیرہ سے کیا جاتا ہے، موجودہ صورت میں

یہ کام سب سے اول شہر موصل میں شیخ عمر بن محمد علیہ الرحمہ نے کیا جو صالحین کے سردار تھے، دیندار لوگوں کی جماعت میں جن کا شمار ہوتا تھا پھران کی اقتدا بادشاہ اربل مظفر الدین وغیرہ ودیگر سلاطین اسلامیہ نے کیا اللہ ان تمام لوگوں پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے (الباعث علی انکا رالبدعۃ والحوادث) میلا دشریف کے موجودہ ہیئت کذائیہ ملتزمہ موقتہ کو اول شیخ عمر بن محمد علیہ الرحمہ نے شہر موصل میں ایجاد کیا، اس کے بعد فخر سلاطین اسلام میں سے اول مظفر الدین بادشاہ اربل نے اس کام کو اپنی حیات کا حصہ بنالیا یہ بادشاہ نہایت بزرگ، متقی، کریم النفس اور متبع شریعت تھے، پورا مہینہ میلا دشریف کرتے تھے تین لاکھ اشرفیاں اس محفل متبرک میں خرچ کیا کرتے تھے اس نے پوری حیات اس دستور کو قائم رکھا اس خیر وبرکت کے زمانے میں حضرت ابوالخطاب بن دحیہ علیہ الرحمہ جو حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ صحابی کی اولاد سے تھے علامہ زرقانی لکھتے ہیں کہ وہ علم حدیث، صرف ونحو، لغت اور تاریخ عرب پر عبور رکھتے تھے، اس نے کثیر ملکوں میں جا کر علم حاصل کیا جب وہ ۶۰۴ میں شہر اربل میں جلوہ بار ہوئے تو اس نے یہاں ابوسعید مظفر الدین سلطان اربل کیلئے ایک کتاب لکھی اور اس کا نام کتاب التنویر فی مولد السراج رکھا اور سلطان کے سامنے اس کو پڑھا (انوار ساطعہ دربیان مولد وفاتحہ) سبط ابن جوزی لکھتے ہیں محفل میلا د میں بڑے بڑے عالم اور صوفیاء شامل ہوتے (مراۃ الزماں ج ۲/مشمولہ الحاوی الفتاوی ج ۲/۲۲۲) علامہ سیوطی نے بھی ایسا ہی رقم کیا ہے (حسن المقصد فی عمل المولد مشمولہ الحاوی الفتاوی ج ۲/۲۲۵)۔

﴿اجماع کی شرعی حیثیت﴾

۶۰۴ سے مسلمانوں کا اس عمل کے احسن واجمل ہونے پر اجماع واتفاق ہے کسی نے انکار نہیں کیا بہت زمانے کے بعد وہابیہ نجدیہ اس کے منکر ہوئے، اجماع مسلمین کے مد مقابل اس کی حیثیت ہی کیا ہے ملا علی قاری اپنی کتاب مورد الروی فی مولد النبی میں لکھا ہے کہ اس زمانے سے اہل اسلام پورے عالم اسلام میں میلا د کرتے رہے ہیں (المورد الروی ۵/۴) علامہ سخاوی بھی یہی فرماتے ہیں اس ہیئت کذائیہ کے ساتھ ۸۳۳ سال سے میلا دشریف کی محفل کا انعقاد چلا آرہا ہے جس میں ہر طبقے کے لوگ بلا امتیاز شامل ہوتے رہے ہیں اور اس محفل کا احترام کرتے رہے ہیں سب کا اس پر اجماع ہے مدارک میں ہیکہ اجماع حجت ہے اس کی مخالفت جائز نہیں (ج ۲/۸۷) اجماع کی صحت کیلئے ضروری ہیکہ ہر دور میں ایک گروہ اس پر عامل رہے اور یہاں موجود ہے (تفسیر بیضاوی ج ۲/۳۸۱) صاحب بیضاوی فرماتے ہیں کہ اجماع کی مخالفت حرام ہے (ج ۱/۴۹۸ بیضاوی) جماعت کی اتباع کا حکم حدیث میں ہے اور اس کی مخالفت پر جہنم کی وعید ہے (مشکوۃ ج ۱/۳۰ باب الاعتصام) واضح ہوگیا کہ موجودہ شکلوں میں میلا د منانا جائز کار ثواب اور ایک امر مستحسن ہے اور اس عمل کے محمود ہونے پر اجماع امت ہے نہیں کریگا اس کی مخالفت مگر ابلیس کی اولاد، مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ نے خوب کہا ہے،

نثار تیری چہل پہل پہ ہزاروں عید ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

ابن حجر عسقلانی (۷۷۳ھ/۸۵۲) امام شمس الدین دمشقی (۷۷۷ھ/۸۴۲) حسن المقصد فی عمل المولد/۶۶) امام شمس الدین سخاوی (۸۳۱ھ/۹۰۲/المورد الروی/۱۳) امام قسطلانی (۸۵۱ھ/۹۲۳ھ المواہب الدنیہ ج ۱/۱۴۷) امام ابوذرعہ العراقی ۷۶۳/۸۲۶ھ/تشنیف الاذان/۱۳۶) امام نصیر الدین طباخ رسبل الہدی ج ۱/۳۶۳) امام ظہیر الدین

الجعفر (سبل الہدی ج ۱/۳۶۴) ابن حجر مکی (۵۰۳ھ/۵۶۶ھ فتاوی حدیثیہ/۱۳۹) امام شمس الدین جزری (۶۶۰ھ/۱۲۶۲ احسن المقصد /۶۵) امام ذہبی (۶۷۳ھ/۷۴۸ھ سیر اعلام النبلاء ج ۱۶/۲۴۵) امام ابن کثیر (۷۰۱ھ/۷۷۳ھ البدایہ والنہایہ ۹/۱۸) ابن جوزی (سیر اعلام النبلاء ج ۱۶/۲۷۵) امام زرقانی (۱۰۵۵ھ/۱۱۲۲ھ) امام جلال الدین سیوطی (المورد الروی وحسن المقصد) امام جمال الدین الکتانی (سبل الہدی ج ۱/۳۶۴) امام قطب الدین الحنفی (اعلام/۱۹۶) امام ابن ظفر (سبل الہدی وارشاد ج ۱/۳۶۳) امام یوسف الشامی (سبل الہدی/۳۶۳) امام محمد الشامی مصنف کتاب (سبل الہدی ج ۱/۳۶۶) امام صدر الدین الجزری (۵۹۰/۶۶۵ البدایہ والنہایہ) امام ابو شامہ (۵۹۹ھ/۶۶۵ھ الباعث/۱۳) امام کمال الدین الادفوی (۶۶۵ھ/۷۴۸) حسن المقصد/۶۶) امام محمد القرشی (۱۵۱۰ھ/۱۶۰۱ الجامع اللطیف/۲۰۱/۲۰۲) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۴ھ/۱۶۲۷ء فیوض الحرمین/۸۰/۸۱) امداد اللہ مہاجر مکی (۱۲۳۳ھ/۱۳۱۷ھ شمائم امدادیہ/۹۴/ فیصلہ ہفت مسئلہ/۹) عبدالحق محدث دہلوی (۹۵۸ھ/۱۰۵۲ /ماثبت بالسنہ/۶۰) عبداللہ تونسی تلسمانی محمد رسول اللہ/۲۷) محمد رضا مصری (محمد رسول اللہ ۲۸) مفتی عنایت اللہ کاکوروی (۲۲۸ھ/۸۱۳ھ تواریخ حبیب الہٰ ۱۵) محمد بن علوی مالکی مفتی حرم مکہ (محمد رسول اللہ/۲۶) مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی (فتاوی مظہری الدر الثمین/۴۰) علامہ عبدالحی لکھنوی (۱۲۶۴ھ/۱۳۰۴ /ج ۲/۲۸۳) اس کے علاوہ بھی بے شمار محدثین ومفسرین، فقہاؤ متکلمین اور علماء محققین نے ان تمام امور کے جائز، امر مستحسن، کار ثواب، اور باعث برکت ہونے کا حکم دیا ہے بلکہ موجودہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت وشکل پر اجماع بتایا ہے، البتہ غیر شرعی امور سے اس مجلس متبرک کو پاک رکھنا لازم ہے اور یہی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اقتضا بھی ہے۔

﴿دعائیہ کلمات﴾

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے اس دعا پر مضامین کو سمیٹتا ہوں کہ اے اللہ میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے تیری بارگاہ میں پیش کرنے کے قابل سمجھوں میرے تمام اعمال فساد نیت کے شکار ہیں البتہ مجھ فقیر میں ایک عمل محض تیری عنایت سے اس قابل اور لائق التفات ہے وہ یہ کہ تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک مناتا ہوں اور ان کی بارگاہ میں خلوص کے ساتھ درود وسلام بھیجتا ہوں، اے اللہ وہ کونسا مقام ہے جہاں فضل میلاد سے بڑھ کر تیری طرف سے رحمت وبرکت کا نزول ہوتا ہے لہذا اے ارحم الراحمین میرا یہ عمل کبھی رائیگاں نہیں اسی عمل کے وسیلہ سے میری دعا قبول فرما (اخبار الاخیار/۶۲۴) اے اللہ اسی دعا کو میرے، میلاد کمیٹی، مسلمانان ہاسپیٹ اور عالم اسلام کے حق میں قبول فرما اور ہر ایک کی تمناؤں کی کلیاں تبسم ریز فرما سب پر اس عمل خیر کے توسط سے برکات وانوار کی بارش نازل فرما اور سارے مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ فاضل بریلوی کی زبان میں یہی کہتے رہیں اور دشمنان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دل جلاتے رہیں۔

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر انکا سناتے جائینگے۔